مصنف: ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی

کتاب:..................میری یادیں

مصنف:...................الحاج ڈاکٹر سیّد محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی

کمپوزنگ:...........گرافکس ان، کراچی۔

سالِ طباعت:...........2007ء......(۱۴۲۸ھ)

ایڈیٹنگ و پروف ریڈنگ:...........سیّد طاہر اشرفی سمنانی

معاون پروف ریڈنگ:........... حافظ محمد رفیق اشرفی سمنانی

تعداد:...................... ۵۰۰

قیمت:...................... ۱۰۰ روپے

پبلشر: مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی، پاکستان۔

جامعات، مدارس اور حکومتی اداروں تک پہنچائی جائے تاکہ آنے والی نسل کو تاریخ پاکستان کی جدوجہد کی اصل کاوشوں سے آگاہی ہو اور آئینہ کا شفاف پہلو ان کے سامنے ہو تاکہ تاریخ سچ بتا سکے۔ کتاب کا ایک ایک پیراگراف حقیقت پر مبنی ہے مگر راقم یہاں دو مختلف پیراگرافوں سے مختصر اقتباسات پیش کریگا، تاکہ آئینہ اشرف سے آپ مشرف ہوسکیں۔ ان پیراگرافوں میں ان پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے کہ جب کانگریسی علماء نے تحریک پاکستان کی سخت مخالفت کی۔ قائداعظم کو کافر قرار دیا گیا اور پاکستان دشمن عزائم کے سامنے انہوں نے اسلام کا پرچم بھی تار تار کر دیا اور اسلام کے مقابلے میں ہندوؤں اور انگریزوں کا ساتھ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہندوؤں اور انگریزوں کے ذریعہ ان کو رسوا کیا۔ آیئے اس آئینہ میں کانگریسی علماء کا کردار اور رسوائی دیکھیں۔

"تقسیم برصغیر کے بعد جب ایک مرتبہ مولوی احمد سعید دہلوی نے سردار پٹیل سے کہا کہ ہم نے کانگریس کی بہت خدمت کی ہے اور پاکستان بننے کی مخالفت میں بہت کام کیا ہے۔ تو سردار پٹیل نے جواب میں کہا: مولوی صاحب تم نے کیا کمال کیا، تم نے پیسہ لیا اور کام کیا ہم پر کیا احسان کیا تم کو تمہارے کام کی مزدوری مل گئی۔"

قارئین کرام کیا یہاں یہ بات صادق نہیں آتی کہ دین کو درہم میں بیچنے والے ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں۔ برصغیر میں کانگریسی علماء نے اہل کتاب کے علماء کی طرح سکوں میں دین کو بیچا۔ ملاحظہ کریں کانگریسی علماء کیلئے آیت قرآنی:

ان الذین یکتمون مآ انزل اللہ من الکتاب ویشترون بہ ثمناً قلیلاً۔

(البقرہ)

ترجمہ: ''وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اُتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمتیں لیتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے:

ولاتشترو اباَیتی ثمناً قلیلاً و ایای تفقون۔ (البقرہ)

ترجمہ: ''اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو۔''

ڈاکٹر صاحب اپنے مندرجہ بالا پیراگراف کے بعد تجزیہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ان کانگریسی مولویوں کو اللہ نے دکھادیا کہ ان کا ہندو ملک میں کیا مقام رہا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ دیوبندی اور کانگریسی مولوی پاکستان بنانے کے بدترین مخالف تھے، لیکن اب پاکستان میں بے انتہاء فوائد حاصل کرنے کے باوجود یہ ملک (پاکستان) کے ہنوز مخالف ہیں۔ کچھ عرصہ قبل مولوی فضل الرحمٰن ابن مولوی مفتی محمود نے یہ ہرزہ سرائی کی تھی کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ تھے۔''

راقم خیال کرتا ہے کہ لال مسجد اسلام آباد کا واقعہ اسی پاکستان مخالف اور اسلام دشمن عزائم اسلام کی آڑ میں تسلسل ہے کہ انہوں نے اسلام کے قلعہ پاکستان میں اسلام اور افواجِ پاکستان کے خلاف محاذ آرائی اور اسلام آباد کو لال رنگ میں

چنانچہ ہندوؤں کے جبر واستبداد سے بچنے کیلئے علامہ محمد اقبال نے اپنے خطبہ الٰہ آباد میں نظریہ پیش کیا جن صوبوں میں مسلم اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم کی جائے تاکہ مسلمان آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ 1940ء میں آل انڈیا مسلم لیگ نے لاہور میں منٹو پارک موجودہ اقبال پارک میں ایک عظیم الشان اجلاس منعقد کیا۔ جس میں پہلی بار قرارداد پاکستان منظور کی گئی اس اجلاس میں برصغیر کے تمام مسلمانوں کی نمائندوں نے شرکت کی تھی چنانچہ اب کاروانِ ملت قائداعظم کی قیادت میں اپنی مقرر کردہ منزل کی طرف رواں دواں ہوا تمام ہندوستان میں ہندوؤں نے تحریک پاکستان کے خلاف دامے درمے، سخنے قدمے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ پاکستان نہ بن سکے۔

اس سلسلہ میں علمائے دیوبند نے قائداعظم کو کافر اعظم کہنا شروع کردیا، جماعت اسلامی کے مولوی مودودی نے بھی قائداعظم کو کافر اعظم قرار دیا، صوبہ سرحد کے عبدالغفار خان، ولی خان کا باپ جو سرحدی گاندھی کے نام سے موسوم تھا، مفتی محمود جن کا بیٹا مولوی فضل الرحمٰن (موجودہ قائد حزب اختلاف) نے پاکستان بنانے کی راہ میں روڑے اٹکائے، غرض ہر طرف ہندو کانگریس اور اس کے ایجنٹوں نے پاکستان کی تحریک کی شدومد سے مخالفت کی، علمائے اہلسنّت (بریلوی مسلک) نے بنارس میں سنی کانفرنس حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی کا شہرۂ آفاق خطبہ آج بھی قابل عمل اور باعث رہنمائی ہے۔ پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی۔